سلسلہ خطبات جمعہ　　شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوارالحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوارحقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اتباعِ سنت،مشعلِ راہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حبا للہ صدق اللہ العظیم

وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

کامیابی کاراز:

آیت کریمہ وحدیث طیبہ کی تشریح وتوضیح کے سلسلہ میں گزشتہ گزارشات کے دوران آپ کواندازہ ہوا ہوگا کہ خالقِ کائنات جل جلالہ اور محسن انسانیت میں وہ تمام صفات وکمالات بدرجہ تمام وکمال موجود ہیں جن کی وجہ سے دلوں میں محبت وعظمت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ان کے احسانات وانعامات بھی لاتعدولاتحصیٰ ہیں جس کے پیش نظران سے تعلق وربط قائم ومستحکم کرنے ہی میں انسانیت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔آج اگرکسی روحانی،علمی یادنیاوی شخصیت سے تعلق کا دعویٰ ہوتو دعویٰ پراعتبار تب کیا جاتا ہے کہ عظمت کے اقرار کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ہو۔اسی اطاعت وتابعداری کو بار باراللہ جل شانہ نے آیات کریمہ اورانبیاءؑ کے سردارِرسول اللہ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں اجاگر فرماتے ہوئے ایمان کا ایسا جزوقرار دیا ہے کہ اس کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں رہتا ہے۔اگراطاعت نہیں تو محبت کا دعویٰ سچائی سے خالی ہے۔اللہ سے محبت ہوگی اس کی عظمت کا دل کی گہرائیوں سے یقین بھی ہوتو لازمی طور پرمحبوب کبریاؐ کی محبت وعظمت سے بھی دل معمور ہوگا۔پھراللہ ورسول کی اطاعت کولازم وملزوم سمجھ کر یک جان دوقالب کے مصداق ان دونوں کے احکامات کی بجاآوری میں بھی کوئی ہچکچاہٹ اورتذبذب محسوس نہ ہوگا۔اس نظریہ کے راسخ ہونے کے بعد ہرصحیح العقیدہ مسلمان خودبخوداس طرف راغب ومائل ہوگا۔

اصلاحِ انسانیت کانسخہ اکسیر:

انسانیت کی اصلاح کانسخہ اکسیر اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے اوامرونواہی کی تعمیل اورآپؐ کی سیرت،آداب وخصائل کوزندگی کا شعار بنانا ہی ہے۔

ارشادباری ہے:اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون (سورۃ ال عمران) ترجمہ”اللہ اوراس

کے رسول کی تابعداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما (سورۃ احزاب)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ ورسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔''

اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلو اوتذھب ریحکم (سورۃ الانفال)

ترجمہ ''اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل بن کر تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''

قل اطیعوا اللہ والرّسول فان تولوا فان اللہ لایحب الکافرین۔ ''ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اللہ اور رسول کی تابعداری کرو اگر اس تابعداری سے وہ پھر جائیں (یعنی قول وفعل سے) تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا''

واقیموا الصلوۃ واتو الزکوۃ واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون (النور)''

اور نماز کی پابندی کرو' زکوٰۃ ادا کرو اللہ اور اسکی رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر (اللہ) رحم کرے''

مضامین آیات کا خلاصہ:

ان چند آیات مبارکہ سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مالک کون ومکان نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو ایمان کا اساس قرار دے کر اخروی نجات کا ذریعہ قرار فرمایا' یہ بھی معلوم ہوا کہ امت مسلمہ اگر کفار واغیار پر غالب ہونا چاہتی ہے تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ ورسول کی اطاعت کے اسلحہ کو اپنا کر مسلمان غالب' فاتح' غانم قوم بن کر ''وانتم الاعلون'' کا مصداق بن سکتی ہے۔ ورنہ تعداد اگر برائے نام مسلمانوں کی کروڑوں' اربوں میں ہو' مگر اللہ اور رسول کی اطاعت سے عاری ہوں نہ کفار کے دلوں میں ان کا وہ رعب ودبدبہ ہوگا جو صحابہ و قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا کہ کفار سے مہینوں کے فاصلے پر دور رہ کر بھی دین دشمن طبقہ اللہ ورسول کے فرمودات پر مر مٹنے والوں کے خوف سے لرزہ براندام رہتے۔ اور نہ اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم وجبر سے چھٹکارا ملے گا۔

دو اطاعتیں یک جان دو قالب:

یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ دونوں لازم وملزوم ہیں اللہ کی اطاعت بعینہ رسول کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کی نافرمانی رسولؐ کی نافرمانی ہے اور رسولؐ کے احکامات کی مخالفت اور ان پر عمل نہ کرنا اللہ کے احکامات' فرامین کی مخالفت اور نافرمانی ہے گویا یہ دو اطاعتیں یک جان دو قالب کا مصداق ہیں۔

جب اللہ ورسولؐ فیصلہ کردیں:

اور ان دونوں کی نافرمانی یا دونوں کی اطاعت میں فرق کرنے والوں کے بارے میں خالق کائنات نے کلام

مجید میں سخت سزاؤں کے وعیدات بیان فرمائے ہیں۔ارشاد باری ہے: وما کان لمومن ولامومنة اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً مبینا (احزاب)

ترجمہ: ''کسی مومن آدمی یا مومنہ عورت کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ ورسول جب کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرمادیں تو وہ اس مسئلہ میں کچھ اختیار اپنا بھی سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم سے سرتابی کرے وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہوکر گمراہ ہوگیا۔

اللہ ورسول کی اطاعت لازم وملزوم: دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے کہ:

ان الذین یکفرون باللہ ورسله ویریدون ان یفرقوا بین الله ورسوله ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا اولیک هم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مهینا۔ (نساء)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ اور اس کے پیغمبروں میں اور کہتے ہیں کہ بعضوں کو مانتے ہیں اور بعضوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان میں ایک راہ نکالیں ایسے لوگ اصل کافر ہیں اور ہم نے تیار کیا ہوا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت امیز عذاب۔''

معلوم ہوا کہ اللہ کے ماننے کا اعتبار تب ہوگا کہ اس کے رسول کی رسالت کا اقرار وتصدیق بھی لازمی کی جائے۔ نبی کے نبوت سے اگر انکار ہو تو خدا کو معبود ماننے کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے۔اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تابعداری کے لئے تیار ہو اور اس کے نبی کی اطاعت اور اس کے احکام کی تعمیل سے روگردانی ہو تو اس کے بغیر ایمان ناقص بلکہ ساقط ہے۔ کیونکہ پیغمبر وہی کچھ فرماتے ہیں اور خود بھی کرتے ہیں جن کے لئے وہ خدا کی طرف سے مامور و مقرر ہوئے ہیں، اللہ کے حکم کے بغیر نہ کوئی عمل کرتے ہیں اور نہ بولتے ہیں۔ارشاد باری ہے۔

وماینطق عن الهوی ان هو الاوحی یوحیٰ (النجم) ''(پیغمبر) وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کا بولنا صرف وہی ہے جو ان پر (وحی کی صورت میں) نازل ہوتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے ہے ما اتاکم الرسول فخذوه ومانهاکم عنه فانتهوا (سورہ حشر)۔

''ہمارے رسول جو حکم تم کو دیں اس کو مان لو (یعنی ان پر عمل کرو) اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو''

اسی طرح کی کئی آیات وارشادات نبویؐ ہیں جن میں رسول ﷺ کی تابعداری کا حکم دے کر اسی رسول کی تابعداری اور اطاعت کو اللہ ہی کی تابعداری قرار دیا گیا ہے۔

انسانیت کیلئے مشعل راہ: اب اگر ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ ورسول ﷺ کے ساتھ ہماری محبت ہے تو ہر دعویٰ کے

ثابت کرنے کے شواہد ہوتے ہیں اور اس دعویٰ کے اثبات کے لئے سب سے بڑا شاہد اور گواہ اطاعت ہے کہ ہمارا قول وفعل اس دعوے کے مطابق ہے یا بالکل اس سے متضاد ہے۔ مقدس ترین جماعت صحابہ جو حضورؐ کے ہر فعل وقول کی فرمانبرداری میں جان کی بازی کے لئے ہر وقت تیار تھے جب محبت کا دعویٰ کر گئے تو حضورؐ کی تابعداری میں اپنی ہر متاع عزیز کو قربان کرنے کے لئے وہ نمونے چھوڑ دیئے جو قیامت تک آنے والے انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ان کو یقین کامل تھا کہ جب اللہ ورسول سے محبت کا اقرار کرلیا ہے، تو اس راہ میں ہر قسم کی قربانی دینی ہوگی، جس کے لئے وہ سینہ سپر ہو گئے۔

محبت رسولؐ دنیا وآخرت کا عظیم تحفہ:

ایک مخلص مومن کی اللہ ورسول سے محبت کا ایک نمونہ: عن انس ان رجلا قال یارسول اللہ متی الساعة قال ما اعددت لها قال ما اعددث لها الاانی احب اللہ ورسوله قال انت مع احببت قال انس فمار أیت المسلمین فرحوا بشئی بعد الاسلام۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے یہ سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ حضورؐ نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی ماسوائے ایک چیز کے وہ یہ کہ میں خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم دنیا وآخرت میں اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی اور چیز سے اتنا زیادہ خوش نہیں دیکھا جتنا کہ وہ حضورؐ کے اس فرمان سے خوش ہوئے۔

قول وفعل میں سچائی کا معیار:

وجہ یہ کہ ان کا مضبوط عقیدہ تھا کہ خدا اور رسول کیساتھ محبت ہی اصل چیز ہے تمام عبادات واطاعات اس اصل چیز کی شاخیں اور اس دعویٰ کے دلائل ہیں۔ جس شخص کا دل حقیقی معنون میں ان دونوں ہستیوں کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے پھر ان کی اطاعت انؐ احکامات کی بجاآوری طبیعت ثانیہ بن کر انکے کسی حکم کی ادائیگی میں اگر دیری یا سستی ہو جائے تو ایسے شخص کو جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اس کا ادارک احساس صرف وہی شخص ہی کر سکتا ہے، مثلاً کسی پابند صلوۃ سے کسی عذر شرعی کیوجہ سے نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ مومن ایک عجیب کرب وبے چینی کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے تاآنکہ اس نماز کی ادائیگی کر کے تاخیر کا ازالہ نہ کرے اس کے مقابلہ میں وہ شخص جو صرف زبانی جمع خرچ کر کے اللہ ورسول کی محبت کا دعویٰ کرتا رہے۔ کئی فرائض وواجبات کو ترک کرنے پر بھی وہ ذرہ برابر روحانی کرب وبے چینی میں مبتلا نہیں ہوتا، یہی وہ حالت ہے جس سے قول وفعل کے سچے کامل اور جھوٹے وناقص کی تمیز ہو جاتی ہے۔ (جاری ہے)